احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 3 دسمبر 2001ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 3 دسمبر 2001ء، 17 رمضان 1422 ہجری - 3 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 276

گناہوں سے پاکیزگی کا مہینہ

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اپنی سنت کے ذریعہ اس کے قیام کا طریق بتادیا ہے پس جو شخص حالت ایمان میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے اور قیام کرے گا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا-

(سنن نسائی کتاب الصیام حدیث نمبر 2180)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا-

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

(ایک شخص نے) سوال کیا کہ میں نے آج سے پہلے کبھی روزہ نہیں رکھا اس کا کیا فدیہ دوں-

فرمایا خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا- وسعت کے موافق گزشتہ کا فدیہ دیدو اور آئندہ عہد کرو- کہ سب روزے ضرور رکھوں گا-

اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے- کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیدیں- فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے-

''صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے- ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہوجاتے ہیں- صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے- جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں- اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میرے راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی-

فرمایا- خدا تعالیٰ نے دین (-) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں- نماز[نمبر1]- روزہ[نمبر2]- زکوٰۃ[نمبر3] صدقات[نمبر4]- حج- (دینی)[نمبر5] دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو- خواہ قلمی- یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں (احمدیوں) کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں- یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں- بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں- ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے''

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 263)

خلیفہ وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت کے سلسلہ میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

''وقف جدید .... ایک دائمی تحریک ہے ابھی تک پاکستان میں وقف جدید کے جتنے معلمین کی ضرورت ہے اس کا دسواں حصہ بھی ہم پورا نہیں کرسکے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 1991ء)

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں اور میٹرک میں کم از کم ''C'' گریڈ رکھتے ہوں خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں 13 دسمبر 2001ء تک درج ذیل کوائف پر مشتمل مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمادیں-

نام- ولدیت- سکونت- عمر- تعلیم- سند کی فوٹو کاپی- دینی تعلیم- دینی خدمت- تاریخ بیعت

(ناظم ارشاد وقف جدید)

نیکی کے کام میں حصہ لینے کا

نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط با آمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے-

(نگران امداد طلباء)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

7

پرحکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

برجستہ جواب

آتھم کے ساتھ مباحثہ کے تعلق میں حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی کی روایت ہے کہ ایک دن آتھم مقابلہ پر نہ آیا۔ اس کی جگہ مارٹن کلاک بیٹھا۔ یہ بہت بے ادب اور گستاخ آدمی تھا۔ اس نے ایک دن چند لنگڑے۔ لولے اور اندھے اکٹھے کر لئے اور لا کر بٹھا دیئے اور کہا کہ آپ کو مسیح ہونے کا دعویٰ ہے ان پر ہاتھ پھیر کر اچھا کر دیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم اپنی اصلاح کرلیں گے۔ اس وقت جماعت میں ایک سناٹا سا پیدا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمارے ایمان کی علامت جو کلام اللہ نے بیان فرمائی ہے یعنی استجابت دعا اور تین اور علامتیں حضور نے بیان فرمائیں۔ یعنی فصاحت و بلاغت اور فہم کلام اللہ اور امور غیبیہ کی پیشگوئیاں۔ اس میں تم ہماری آزمائش کر سکتے ہو اور اس جلسہ میں کر سکتے ہو۔ لیکن مسیح نے تمہارے ایمان کی یہ علامت قرار دی ہے کہ ”اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو لنگڑوں لولوں کو چنگا کر دو گے اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکو گے۔ لیکن میں تم سے اتنے نشان تو نہیں مانگتا۔ میں ایک جوتی الٹا دیتا ہوں۔ اگر وہ تمہارے اشارے سے سیدھی ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔ اس وقت جس قدر مسلمان تھے خوش ہو گئے اور فریق ثانی مارٹن کلارک کے ہوش گم ہو گئے۔

(رفقاء احمد۔ جلد چہارم صفحہ 86)

حق پھیلانے کا ایک حیلہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

”لوگوں کو کسی حیلے سے کتابیں پڑھائی جائیں۔ مثلاً کتابیں اس شرط پر مفت تقسیم کی جائیں۔ کہ کتاب لینے والا امتحان دے۔ شاید اسی طرح کوئی پڑھے اور حق کو سمجھے۔ پھر سوالات کے درمیان ایسے سوال کئے جائیں۔ کہ وفات عیسیٰؑ کا قطعی ثبوت کیا ہے“۔

(ذکر حبیب ص 248)

مقدس فوٹو

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

امریکہ کے ایک مشہور شہر میں میرا لیکچر ہوا۔ لیکچر کے بعد مجھے ایک شخص ملا۔ جس نے بتایا کہ میں بھی ہندوستانی ہوں۔ ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے گورنمنٹ کے خلاف تقریر کی تھی جس کی وجہ سے مجھے جیل بند کر دیا گیا تھا۔ مگر ریاست کا جیل خانہ چنداں مضبوط نہ تھا۔ میں وہاں سے نکل بھاگا۔ افغانستان پہنچا۔ وہاں مسلمان ہو گیا۔ پھر ایران آیا۔ اور ایران سے ترکی پھر امریکہ۔ یہاں میں ایک کارخانہ میں ملازم ہوں۔ انگریز لیڈی سے شادی بھی کر لی ہے۔ اللہ کا فضل ہے۔ بڑی اچھی گزرتی ہے۔ یہ تمام باتیں کرنے کے بعد کہنے لگا۔ چونکہ میں بھی ہندوستانی آپ بھی ہندوستانی اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ کل آپ میرے گھر کھانا کھائیں۔ میں نے وعدہ کر لیا۔ دوسرے دن حسب وعدہ وقت مقررہ پر اس شخص کے مکان پر پہنچ گیا۔ دعوت میں اس نے کچھ معززین شہر بھی بلائے ہوئے تھے۔ جو وہاں پہلے سے موجود تھے۔

کھانا کھا چکنے کے بعد مجھے فرمائش کی گئی۔ کہ میں کوئی لیکچر دوں چنانچہ میں نے لیکچر دیا۔ کچھ دین کی خوبیاں بیان کی۔ پھر حضرت مسیح موعود کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ ان کے دعوے سمجھائے۔

تقریر ختم ہونے پر اس شخص کی بیوی میرے پاس آ گئی اور کہنے لگی آپ بار بار 'احمد' کا نام لیتے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں! پھر اس نے سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے کہا کہ چند دن پہلے ہمارا ایک دوست میرے شوہر سے پوچھنے لگا۔ کہ ”احمد“ نام کا کوئی نبی ہندوستان میں ہوا ہے۔ میرے شوہر نے کہا نہیں۔ اس جواب کو سن کر اس کا چہرہ مرجھا سا گیا۔ اور وہ مایوس ہو گیا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں اس کو بلا لوں۔ میں نے کہا خوشی سے بلائیے۔ اس نے فون کیا۔ اس شخص کے گھر میں اپنا ٹیلی فون اور اپنا موٹر کار تھا۔ وہ شخص گھبرایا ہوا جلد اپنی کار میں آیا۔ اور میرے پاس بیٹھ کر اپنی ڈائری میرے سامنے کر دی۔ جس پر لکھا تھا:۔

Prophet Ahmad In India..........

میں نے اس شخص سے کہا۔ کہ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے پھر اس نے کہنا شروع کیا۔ ایک رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے ہیں۔ جو میری رہنمائی کر رہے ہیں۔ مجھے بتا رہے ہیں۔ دیکھو یہ راستہ چلو یہ نہ چلو۔ اس سے تمہیں فائدہ ہوگا۔ اور اس سے تمہیں نقصان۔ جب وہ فرما چکے۔ تو میں نے ان کا نام پوچھا تب انہوں نے کہا تھا۔ میں احمد ہوں۔ ہندوستان سے آیا ہوں۔ پھر وہ شخص کہنے لگا۔ وہ چہرہ میں ابھی تک نہیں بھولا۔ اسے بھی میں نے حضرت مسیح موعود کا فوٹو دکھایا۔ جسے دیکھ کر وہ بے اختیار بول اٹھا۔ ہاں ہاں یہی ہے

اور پھر یہی تصویر اس کے لئے احمدیت قبول کرنے کا باعث ہوئی تھی۔

(صادق بیتی ص 29)

ماہ رمضان

شکر صد شکر کہ ماہ رمضاں آیا ہے
میرے مولا کی نوازش کا نشاں آیا ہے

خود تو بھوکے رہیں اوروں کو کھلادیں کھانا
اس کا اجر آپ خداوندِ جہاں آیا ہے

قید شیطان ہوا نفس کے بندے نہ ہو
مومنوں کے لئے یہ سنگِ فساں آیا ہے

دن کو قرآں کی تلاوت ہے مناجات ہے رات
روح و ریحان کا یہ کیسا سماں آیا ہے

قاضی ظہور الدین اکمل

انفارمیشن ٹیکنالوجی نمائش اور کانفرنس 2001ء

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے زیر اہتمام 10-11 نومبر 2001ء بروز ہفتہ اتوار ایوان محمود ربوہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی نمائش و کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس نمائش کا بنیادی مقصد کمپیوٹر سے دلچسپی رکھنے والے احمدی احباب و خواتین کو اس شعبے میں ہونے والی ترقیات سے آگاہ کرنا ہے۔ اور ممبران کے درمیان باہمی رابطے کو بڑھانا ہے۔ اس کامیاب نمائش میں پاکستان بھر کے اہم شہروں سے کمپیوٹر پروفیشنلز اور ممبران نے بھرپور شرکت کی۔ افتتاحی تقریب مورخہ 10 نومبر کو شام پونے پانچ بجے منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ تھے۔ اس نمائش کو دیکھنے اور کمپیوٹر سے متعلق مختلف شعبہ جات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خواتین و حضرات ذوق وشوق سے تشریف لائے۔ ربوہ چیپٹر کی انتظامیہ نے نمائش گاہ کو خوبصورتی اور اہتمام سے سجایا تھا۔ امسال نمائش کے ساتھ ساتھ انتہائی مفید تین ٹیوٹو ریلز کا انتظام کیا گیا۔ پہلے ٹیوٹو ریل میں محترم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب نے سافٹ وئر انجینئرنگ پر لیکچر دیا۔ دوسرے ٹیوٹوریل میں محترم شیخ قمر احمد فضل صاحب اور محترم عمیر احمد صاحب نے براڈ بینڈ ٹیلیکام نیٹ ورک اور ISP سیٹ اپ پر لیکچر دیا۔ اور آخری ٹیوٹو ریل میں محترم سید عرفان احمد صاحب نے ملٹی لنگوئل ایپلیکیشنز ڈویلپمنٹ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ محترم شیخ قمر احمد صاحب ڈائریکٹر نیشنل انجینئرز لاہور نے آئی ٹی کے بعض اہم موضوعات پر ایک مفید اور کارآمد لیکچر بھی دیا۔

اختتامی تقریب 11 نومبر کو دو بجے دوپہر ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ نمائش کے بارے میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے محترم مقبول احمد مبشر صاحب نے بتایا کہ اس نمائش میں کل چھ شعبہ جات بنائے گئے تھے جن کے تحت 20 سٹالز پر مختلف اشیاء کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ ان میں سافٹ وئر، ہارڈ وئر، انسٹیٹیوٹس سافٹ وئر مقابلہ جات، موبائل فونز اور شوقین حضرات کے سٹالز شامل ہیں۔ قریباً 270 ممبران نے لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، واہ، کراچی اور ربوہ سے شرکت کی۔ محترم مہمان خصوصی نے انعامات میں شرکاء اور انتظامیہ میں شیلڈز، سووینئر اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

درس الحدیث

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب

رمضان المبارک کے مسائل اور برکات

1- حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید مومن کے لئے شفاعت کریں گے- روزہ متمثل ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے گا کہ خداوند میں نے دن کے وقت مومن کو کھانے پینے اور جائز خواہشات جنسی سے بھی باز رکھا تو اس مومن کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما! قرآن مجید متمثل ہو کر درخواست کرے گا کہ میں نے اسے قراءت میں مشغول کر کے رات کی نیند سے روکے رکھا تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما- رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی-

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے پورے خلوص سے روزہ رکھنے اور تدبر سے بکثرت قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ وہی روزہ شفاعت کنندہ بن سکتا ہے جسے پورے اخلاص سے ادا کیا گیا ہے- اور وہی تلاوت قرآن پاک مومن کی سفارش کے لئے کھڑی ہوگی جو مومنانہ انداز میں کی گئی ہوگی-

رمضان المبارک میں روزہ رکھنے اور تلاوت قرآن کریم کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی سعادت ہے- روزہ کے باعث مومن ایک محدود وقت کے لئے کھانا پینا ترک کر کے اللہ تعالیٰ سے گونہ مشابہت حاصل کرتا ہے- یہ مشابہت کا رنگ مومن کے درجات کو خاص طور پر بلند کرنے والا ہے- اسی کی طرف حدیث نبوی میں اشارہ ہے-

تلاوت قرآن مجید عام طور پر بھی بڑی بابرکت ہے لیکن رمضان المبارک میں قیام اللیل خواہ آخری حصہ رات میں ہو' جو زیادہ افضل ہے اور خواہ ابتدائی حصہ رات میں ہو بہرحال اس میں قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے اور اس تلاوت کی وجہ سے عام حالات میں نیند کے اوقات میں کمی ہو جاتی ہے اسی لئے قرآن مجید یوں سفارش کرے گا کہ میں نے اسے نیند سے روکا تھا- پس اے خدا! تو اس مومن بندہ کے درجات بلند فرما- کیونکہ اس نے میری تلاوت کے لئے اپنی نیند کو قربان کر دیا- اللہ تعالیٰ ہر دو سفارشیں قبول فرمائے گا اور مومن کو اپنے خاص قرب سے نوازے گا-

2- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ظاہری روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا ترک نہیں کرتا' جھوٹ پر عمل پیرا ہونے سے باز نہیں آتا اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا ترک کرے- (بخاری)

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو تنبیہہ فرمائی ہے جو کھانے پینے کے ترک کو تو اختیار کرتے ہیں لیکن اس ترک سے اللہ تعالیٰ انسان میں جو حقیقت پیدا کرنا چاہتا ہے وہ اس سے غافل رہتے ہیں- وہ پوری طرح سچائی پر قائم نہیں ہوتے- انہیں اپنی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی- اور ان کا معاملہ اپنے رب سے بھی اور اپنے رب کی مخلوق سے بھی سچائی اور راستی پر مبنی نہیں ہوتا- اگر کوئی شخص بظاہر روزہ رکھتا ہے مگر اس مقصد کو پورا نہیں کرتا جو روزہ کے حکم دینے سے ہے تو صاف بات ہے کہ اس شخص نے روزہ کی غرض کو پورا نہیں کیا- اس کا روزہ صرف بھوک اور پیاس کے مجموعہ کا نام ہے اور کچھ نہیں- ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محض بھوک اور پیاس سے کوئی سروکار نہیں وہ تو مومنوں سے تقویٰ کا طلبگار ہے-

3- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھول جائے اور وہ روزہ دار ہو اور اسی بھول کی حالت میں وہ کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا- اسے چاہئے کہ اپنا روزہ جاری رکھے اور شام تک پورا کرے- اسے اللہ تعالیٰ نے کھلا دیا ہے یا پلا دیا ہے- (بخاری)

اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا- بھول چوک انسانی فطرت میں داخل ہے- دین نے معقول حد تک بھول چوک کو معاف فرما دیا ہے- شرعی امور میں بھول پر مواخذہ نہیں- جب روزہ دار اپنے روزہ میں مخلص ہے اور اس نے محض غلطی سے کچھ کھا لیا ہے یا پی لیا ہے تو اس حد تک اس کی غلطی قابل مواخذہ نہیں ہوگی- اسے بلا خدشہ روزہ مکمل کرنا چاہئے- اس کی غلطی سے جو مادی فائدہ اسے پہنچ گیا ہے اسے اللہ کی عطا سمجھنا چاہئے-

4- حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسے حال میں اذان سن لے جب کہ پینے یا کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو اور وہ کھا پی رہا ہو تو اسے چاہئے کہ برتن کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے-

(ابوداؤد)

دین نے اصل وقت روزہ کے شروع ہونے کا صبح صادق کا تبیّن مقرر فرمایا ہے- محض (نماز) کی آواز سن کر پریشان خاطر نہیں ہونا چاہئے- آنحضرت ﷺ نے کھانے اور پینے والے کو اس برتن سے ضرورت کے مطابق کھانے اور پینے کو مکمل کرنے کی اجازت فرمائی جس میں سے وہ کھا یا پی رہا تھا- تا کہ اس کے دل میں وہم نہ پیدا ہو اور اسے تکلیف مالایطاق نہ ہو-

5- حضرت زید بن خالدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے یا مجاہد کو سامان جہاد سے مسلح کرتا ہے اسے روزہ دار اور مجاہد کا سا اجر ملے گا-

روزہ دار کا روزہ کھلوانا بھی بڑے اجر کا موجب ہے- مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے سامان جہاد مہیا کرنا بھی بہت بڑی نیکی ہے- روزہ دار کا اس کے روزہ کے باعث احترام کرنا اور اسے روزہ افطار کرنے کے لئے دعوت دینا روزوں کی اہمیت کو تسلیم کرنے کی علامت ہے- ایسا شخص اگر معذور نہ ہوگا تو خود بھی روزہ رکھتا ہوگا- بایں ہمہ اس کی خواہش کہ میں دوسرے روزہ دار کو افطار کراؤں اس کی بڑی خوبی ہے- رسول اکرم ﷺ نے ایسے مخلص روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے ثواب کی طرح کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے- روزہ دار کا اجر اپنی جگہ ہے- مگر افطار کرانے والے کو بھی ضرور ثواب ملے گا- اس طرح افطار کرانے سے روزہ کا ایک اہم ترین مقصد پورا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ مومنوں میں اخوت و مودت پیدا ہو اور ترقی کرے- اس لئے افطار کرانا بڑے ثواب کا موجب اور بہترین نتائج کا حامل ہے-

جہاد کے لئے اسلحہ اور سامان خوراک وغیرہ مہیا کرنا بھی جہاد میں شرکت ہے- اس لئے ایسے شخص کو بھی رسول اکرم ﷺ نے اجر و ثواب کا مستحق قرار دیا ہے- گویا جہاد پر جانا بھی نیکی ہے اور جہاد پر جانے کے لئے تیار کرنا بھی ثواب کا موجب ہے-

6- حضرت معاذ بن زہرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں نے محض تیری خاطر روزہ رکھا اور اب میں تیرے رزق کے ذریعہ افطار کرتا ہوں

(ابوداؤد)

رسول اکرم ﷺ کے جملہ اوقات دعاؤں سے معمور ہوتے تھے- روزہ کی افطاری کا وقت بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے- حضور علیہ السلام اس وقت یہ خاص دعا فرماتے کہ اے اللہ! سارا دن میں تیرے ہی حکم سے بھوکا پیاسا رہا ہوں اس میں نے پورے خلوص سے اس فریضہ کو ادا کیا ہے- اب تیرا حکم یہ ہے کہ غروب آفتاب کے وقت روزہ کھول دیا جائے اب تیرے رزق' کھانے اور پینے کی اشیاء' پر روزہ افطار کرتا ہوں- آنحضرت ﷺ کا اسوہ کتنا پاک ہے اور دینی تعلیم کیسی فطرت کے مطابق ہے-

7- حضرت ابوعطیہؓ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے- ہم نے عرض کیا کہ اے حضرت ام المومنین! رسول اکرم ﷺ کے صحابہؓ میں دو آدمی مختلف طرز رکھتے ہیں- ایک تو روزہ بھی وقت ہو جانے پر فوراً افطار کر دیتے ہیں اور نماز مغرب پڑھنے میں بھی جلدی کرتے ہیں- دوسرے صحابی روزہ افطار بھی دیر سے کرتے ہیں اور نماز مغرب بھی تاخیر سے پڑھتے ہیں- حضرت ام المومنینؓ نے دریافت فرمایا کہ افطار اور نماز کو جلد کرنے والے کون ہیں! ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کا عمل یہی تھا- دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰؓ تھے- (مسلم)

وقت ہو جانے پر افطار کرنے میں جلدی کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے- رسول اکرم ﷺ اسی پر عمل فرماتے تھے لیکن بعض طبائع احتیاط کے خیال سے دیر کر دیتی ہیں- احتیاط وہم کی طرف مائل ہو تو اسے روکنا ضروری ہے- روزہ کے افطار میں وقت ہو جانے پر جلدی کرنے کی تاکید میں یہی حکمت ہے-

رمضان المبارک میں خاص طور پر نماز مغرب بھی جلد ہونے سے روزہ داروں کو سہولت رہتی ہے- وہ نماز کے بعد اطمینان سے کھانا کھا سکتے ہیں- اگر کسی (بیت) میں لوگ دور دور سے آنے والے ہوں تو مصلحت کے مطابق وقت معین کرنے اور ذرا تاخیر کرنے میں بہتری ہے- بہرحال وقت پر کام کرنے کی عادت ہر جگہ اچھی ہے- **واللہ اعلم**

8- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ رکھنے والے سحری کیا کریں- اس وقت کھانا ضرور کھایا کریں کیونکہ سحری کھانے میں بڑی برکت ہے-

دین نے روزوں کے لئے وقت مقرر کر دیا ہے اور مقررہ وقت میں کھانے پینے پر پابندی لگا دی ہے- لیکن اس سے پہلے کلوا و اشربوا کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے- بعض قومیں ایسا روزہ رکھتی تھیں کہ سحری کے وقت کچھ نہیں کھاتے تھے مگر دین نے اس سے منع کر دیا اور سحری کھانے کی تاکید فرمائی- کیونکہ دین انسان کی قوتوں اور استعدادوں کو ضائع کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ ان کو اعتدال پر رکھنا چاہتا ہے تا کہ انسان ان طاقتوں سے نیک کام سرانجام دیتا رہے گویا دین افراط اور تفریط ہر دو کا مخالف ہے- سحری کھانے کے حکم میں جسمانی قویٰ کی حفاظت کے علاوہ ایک روحانی برکت بھی شامل ہے کیونکہ سحری کھانے کے لئے اٹھنے والے کے لئے تہجد کا پڑھنا بالکل آسان ہوتا ہے- وہ وقت روحانی برکات کے نزول کا خاص وقت ہوتا ہے- مومن کو عام ایام میں بھی تہجد کا اہتمام کرنا چاہئے- صلحاء و اولیاء کا تجربہ ہے کہ اس وقت کی منفردانہ عبادت قرب الٰہی کا بڑا موثر ذریعہ ہوتی ہے رمضان میں قیام اللیل کی تاکید پر بہتر رنگ میں تہجد کے ذریعہ ہی عمل ہو سکتا ہے سحری کے لئے اٹھنے والا ہر انسان تہجد کی برکت سے بھی حصہ لیتا ہے- پس سحری کا حکم بڑا مبارک حکم ہے- جسم کی قوتوں کی حفاظت کے علاوہ روحانی برکت کا بھی ذریعہ ہے-

بڑھیا کی شرط

سپین کے مسلمان حکمران منصور بن ابی عامر نے جامع مسجد کی توسیع کی خاطر آس پاس کے مکانات اس میں شامل کرنا چاہے تو سب لوگوں نے خوشی خوشی اپنے مکانات بیچ دیئے صرف ایک بوڑھی عورت اڑ گئی- اور شرط لگا دی کہ جب تک بادشاہ کھجوروں والا باغ اس کو مفت نذر نہیں کریں گے- وہ بھی اپنا مکان انہیں نہیں دے گی- منصور نے اس عورت کے حسب منشاء مکان کی تلاش کرائی- جب عورت نے مکان پسند کر لیا تو منصور نے وہ مکان بھی اور دوسرے مکان کی پوری قیمت بھی اسے ادا کر دی-

(مسلمان حکمران ص 437- رشید اختر ندوی- طبع اول 1955ء احسن برادرز- لاہور)

سائنسی ترقیات کا دور مگر بے پناہ مظالم کے نئے ریکارڈ بھی قائم ہوئے

بیسویں صدی اور بچے - بلندیوں اور پستیوں کی کہانی

خدا کی رحمت نے بچوں کے لئے روحانی رفعتوں کے نئے دروازے کھولے

عبدالسمیع خان

بیسویں صدی بلندیوں اور پستیوں کی ایک عجیب کہانی ہے۔ ایک طرف تو انسان نے اس دور میں قدرت کے راز پائے۔ کائنات کی گرہیں کھولیں۔ سائنسی ترقیات کے ذریعہ سمندر کی تہوں اور فضا کی بلندیوں تک جا پہنچا۔ انسانیت سمٹ کر چند منٹوں کے فاصلہ پر آ گئی۔ کل دنیا ایک عالمی گاؤں بن گیا۔ اس قدر تیز رفتاری سے دنیا کو بدلتے ہوئے پہلے اس زمین اور آسمان نے نہیں دیکھا تھا۔

مگر دوسری طرف انسان اخلاق اور روحانی لحاظ سے گرتے گرتے گہرائی کی آخری حدود کو چھونے لگا۔ خدا کو بھول بیٹھا۔ خود کو خدائی کے مقام پر کھڑا کر لیا۔ حرص اور حسد اور نفرت کے سارے مرحلے طے کر لئے۔

انسانیت کی اسی کہانی کا ایک کردار اس صدی کے بچے بھی ہیں۔ ان کے ساتھ بھی یہی واقعات پیش آئے۔ ان کے لئے فوائد اور سہولتوں کے کتنے ہی دروازے کھل گئے۔ مگر ان کے ساتھ ہونے والے مظالم نے بھی نئے ریکارڈ قائم کئے۔

آیئے پہلے صرف دو تین شعبوں میں بچوں کے لئے سہولتوں اور آسانیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

طبی سہولیات

بے شمار بچے پیدائش کے ساتھ ہی فوت ہو جاتے تھے۔ یا بچپن کی عمر سے ہی موذی بیماریوں کا شکار ہو کر ساری عمر معذوری اور تکلیف میں گزارتے تھے۔ اس صدی کی سائنسی اور طبی ترقی نے بچوں کو بہت سی اذیتوں سے نجات دلا دی ہے۔ جس سے نہ صرف بچوں کی شرح اموات میں کمی ہوئی ہے بلکہ چھ خطرناک بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکوں کا سلسلہ شروع کیا گیا جس سے لاکھوں بچے صحت مند زندگی گزارنے کے قابل ہو گئے۔ اور انسان کی اوسط عمر میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

تعلیمی انقلاب

تعلیم اس صدی میں نئے دور میں داخل ہوئی۔ فطری اور نفسیاتی اصولوں کے مطابق چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو علم سکھانے کے نئے اور آسان طریق ایجاد کئے گئے جن سے بچے زیادہ بوجھ ڈالے بغیر دنیا جہان کی معلومات سمیٹ سکتے ہیں۔ مغربی دنیا میں اس بارہ میں بے حد کام ہوا ہے اور آج کا ایک بچہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عالمی رابطے کر سکتا ہے۔ سکول اور کالج کثرت سے کھل گئے۔ بچوں کی کتب کثرت سے منظر عام پر آئیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے ان کے ذہنی معیار کو اونچا کر دیا ہے اور وہ بڑے بڑے کام کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

معذور بچوں کے لئے بھی شعور بیدار ہوا۔ گونگے، اندھے، بہرے بچے بھی تعلیم حاصل کرتے اور معاشرے کا مفید وجود بنتے ہیں۔

عمومی حقوق

قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو جس شفقت اور محبت سے نوازا تھا اس کا ذکر کئے بغیر یورپی علماء کے ذریعہ بچوں کے حقوق کا تعین کیا گیا۔ اقوام متحدہ کے ذریعہ ان کو عالمی طور پر منوایا گیا۔ ان کے لئے عالمی طور پر دن منایا جاتا تھا اور اس عہد نامے کو یاد کروایا جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ کئے جانے والے مظالم کا نوٹس لیا جاتا ہے۔

مگر یاد رہے کہ بچوں کو حاصل ہونے والے تمام فوائد کا ایک بہت بڑا حصہ صرف مغربی اقوام کے بچوں کو نصیب ہے۔ ترقی پذیر اور پسماندہ ملکوں کے بچے ان سے محروم ہیں۔

دوسرا رخ

یہ تو چند مثبت پہلو ہیں جو خوشی اور مسرت پیدا کرتے ہیں مگر منفی پہلو بھی کم نہیں۔ اخلاقی لحاظ سے عاری اس دنیا نے ہر طبقہ کو دکھوں سے دوچار کر دیا۔ اور اس لحاظ سے یہ صدی بچوں کے لئے دکھوں اور مظالم سے بھری ہوئی نظر آتی ہے اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

بچوں سے جبری مشقت

1989ء میں بھارت میں ایک کروڑ بچوں سے جبری مشقت لی جارہی تھی۔

(جنگ 3۔ اگست 89ء)

جو 2000ء میں بڑھ کر 11 کروڑ ہو گئی۔

(خبریں 5 فروری 2001ء)

رپورٹ کے مطابق سوا کروڑ پاکستانی بچے جبری مشقت کا شکار ہیں۔

(خبریں 5 فروری 2001ء)

ایشیا میں ڈیڑھ کروڑ بچے مغربی ممالک کے لئے اشیا تیار کرتے ہیں اور انتہائی خراب حالات میں کام کرتے ہیں۔ ان بچوں کو مالکان سلاخوں سے داغتے ہیں بھوکا رکھتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ ان وجوہ سے بچے بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اسہال اور خسرہ سے سال کے دوران سوا کروڑ بچے مر جاتے ہیں۔

(جنگ 5 فروری 2001ء)

بچوں کی خودکشی

امریکہ میں معاشرتی عدم اطمینان کے نتیجہ میں بچوں پر بہت برا اثر پڑا اور والدین نے نافرمان بچوں کو ہسپتالوں میں داخل کرانا شروع کر دیا۔ 1980ء میں 82000 بچے داخل کرائے گئے اور 1986ء میں 112,000 بچے داخل کرائے گئے۔ تعداد میں اضافہ کے پیش نظر پرائیویٹ ہسپتال کھولنے پڑے۔

(الفضل 16 ستمبر 89ء)

امریکہ میں ہر سال 4 لاکھ نوعمر بچے حالات سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کرتے رہے۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ اگست 88ء)

ورجینیا میں ایک شخص نے سات سالہ بیٹی کو دو روز کتے کے ڈبے میں بند رکھا۔

(نوائے وقت 3 فروری 2001ء)

عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا میں 6 کروڑ بچے آوارگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے ان میں سے 50 لاکھ بچے بالکل بے سہارا تھے۔

(جنگ 23 اپریل 89ء)

2000ء میں پاکستان میں جنوری سے ستمبر تک 56 لڑکوں اور 55 لڑکیوں نے خودکشی کی۔

(جنگ 5 فروری 2001ء)

بچوں کا اغوا

دنیا میں ہر سال 10 لاکھ بچوں کو اغوا کیا جاتا رہا اور پھر انہیں بدکاری پر مجبور کیا گیا۔

(نوائے وقت 3 اگست 89ء)

بھارت کے صوبہ بہار میں ایک عورت نے 20 روپے کے عوض اپنے دو بچے غربت کی وجہ سے فروخت کر دیئے۔

(جنگ میگزین 30 دسمبر 89ء)

بعض عرب ریاستوں میں اونٹوں کی دوڑ میں شامل کرنے کے لئے کمسن بچوں کی سمگلنگ کا سلسلہ جاری ہے۔

بیسویں صدی کا ایک مظلوم بچہ

محمد اختر 1948ء میں لاہور کے پاگل خانے میں پیدا ہوا کیونکہ اس کی ماں ذہنی طور پر معذور تھی اور پاگل خانہ میں بند تھی۔ محمد اختر کو جنم دینے کے بعد اس کی ماں انتقال کر گئی۔ محمد اختر وہیں بڑا ہوتا رہا وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل تندرست تھا مگر 40 سال تک پاگل خانہ میں بند رہا۔ اور 1988ء میں ایک غیر سرکاری تنظیم کی کوشش سے اسے رہائی ملی۔

(جنگ 23 جنوری 1988ء)

خدا کی رحمت

روحانی لحاظ سے یہی وہ تاریک دور تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود کو کل عالم کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مبعوث فرمایا۔ آپ کی برکات سے عالم اطفال نے بھی بھرپور استفادہ کیا اور بچوں کی دنیا میں نئی بہار آ گئی۔

نئی روحانی دنیا

وہ انسان جس کے نزدیک خدا کا کلام بند ہو چکا تھا حضرت مسیح موعود کی برکت سے وہ خدا بچوں سے ہم کلام ہونا شروع ہو گیا۔ بچوں کو سچے رؤیا و کشوف اور الہام ہونے لگے۔ بچوں میں حضور نے دعاؤں کا وہ ذوق وشوق پیدا کیا کہ خدا سے ان کا دوستانہ تعلق قائم ہو گیا۔

ایک مثالی بچہ

ان میں سب سے بڑی مثال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ہے جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ وہ پسر موعود تھے جو مسیح موعود کی دعاؤں کا نتیجہ تھے۔ اور اس صدی میں بچوں پر نازل ہونے والے افضال الٰہی کا عظیم الشان نمونہ تھے۔ آپ 1889ء میں پیدا

ہوئے اور 1901 میں آپ کی عمر 12 سال کی تھی-

آپ نے 1900ء میں خداتعالیٰ پر پختہ ایمان حاصل کیا اور اسی وقت نماز پر دوام کا عہد کیا اور ہمیشہ اس پر کاربند رہے-

(الحکم 28 دسمبر 1939ء)

اسی عمر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے آپ کو نماز میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ کھڑے ہو کر روتے ہوئے دیکھا-

(الفضل 20 جنوری 28ء)

1897ء میں آپ کی خواہش پر قادیان کے احمدی نوجوانوں کی ایک انجمن ہمدردان دین قائم ہوئی- اور 1899ء میں آپ اس کے صدر منتخب ہوئے- 1900ء میں آپ نے انجمن تشحیذ الاذہان قائم فرمائی-

1903ء میں آپ نے شعر کہنے شروع کئے اور 15 برس کی عمر میں آپ کو پہلا الہام ہوا کہ تیرے متبع تیرے منکروں پر ہمیشہ غالب رہیں گے- اور یہ خواب تو بچپن میں بار بار دیکھی کہ میں ایک فوج کے ساتھ سمندروں سے آگے جا کر دشمن کا مقابلہ کر رہا ہوں-

دیگر خوش نصیب بچے

اس موعود وجود کے علاوہ حضرت مسیح موعود کو خداتعالیٰ نے اور بھی مبشر اولاد عطا فرمائی- اور ہر ایک کو بچپن سے نوروں سے معمور کر دیا- دوسرے بیٹے کو الہاماً .... چاند اور تیسرے کو بادشاہ قرار دیا- ایک بیٹی کو نواب اور دوسری کو دخت کرام کا خطاب دیا-

روحانی فوج

ان عظیم الشان بچوں کی رہنمائی میں احمدی بچوں کی وہ عظیم الشان روحانی فوج تیار ہوئی جنہوں نے بڑے ہو کر دنیا بدل ڈالی- ان میں سے بے شمار واقفین زندگی، مربیان سلسلہ، اولیاء اللہ، مفکر، مصنف، شاعر، منتظم، مقرر، علماء پیدا ہوئے- وہ رفیع الشان بچے بھی ہوئے جن کو خدا نے خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کے منصب عطا فرمائے- اور ان کی تربیت کے ذریعہ روحانی انوار کا سلسلہ بدستور جاری ہے-

منفرد تنظیمیں

اس دور میں احمدی بچوں کی وہ منفرد تنظیمیں اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ قائم ہوئیں جن کی دنیا میں ماضی اور حال میں کوئی مثال نہیں ملتی-

ان تنظیموں نے بچوں میں خدمت دین کے بے پناہ جذبے پیدا کئے- ان کو خدا کی راہ میں قربانی کے سلیقے سکھائے خدا کے حضور رونا سکھایا- خدا کے لئے اپنا مال پیش کرنا سکھایا- اعلیٰ اخلاق سکھائے- علم و عرفان کی راہیں بتائیں- مشکلات پر صبر کرنا سکھایا ہمدردی اور اخوت کی تعلیم دی- ماں باپ کو اولاد کی تربیت کا ذمہ دار ٹھہرایا-

ان امور میں سے ہر ایک امر مثالوں اور واقعات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ہر رنگ کے دلکش واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ ایک بہت طویل مضمون ہے جو الگ سطور کا متقاضی ہے-

تحریک وقف نو

اسی صدی میں تحریک وقف نو کے ماتحت 20 ہزار احمدی بچے پیدائش سے پہلے وقف کئے گئے جو دعاؤں کے جلو میں پل رہے ہیں- اور ان کو ایک تابناک مستقبل بلا رہا ہے-

مبارک صدی

پس ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بچوں کو جو رفعت اور بلندی نصیب ہوئی ہے وہ رسول اللہ کے دور کے سوا بچوں کو کبھی نصیب نہیں ہوئی- اس لئے اس پہلو سے یہ صدی بچوں کے لئے بے انتہا مبارک اور نورانی صدی ثابت ہوئی ہے-

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے بچے آج بھی بے شمار مظالم کا شکار ہیں مگر ان کی تاریک رات چھٹ رہی ہے اور جوں جوں احمدیت ترقی کرے گی اور غلبہ نصیب ہوگا بچوں کے یہ سارے دکھ درد بھی ختم ہو جائیں گے ان کا سہانا بچپن ان کو واپس مل جائے گا- ان کی خوشیاں ضرور واپس لوٹیں گی- ان کی معصوم تمنائیں ضرور پوری ہوں گی- اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے-

---

محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل

قرآن کریم کے خداتعالیٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے- متعصب مخالفین اسلام بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے-

اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب اس طرف آیئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تو آپ کاتبان وحی کو بلا کر اسی وقت لکھوا دیتے اور دوسرے صحابہ کرام کو بھی سکھا دیتے اور یہ عمل برابر 23 سال تک جاری رہا-

اب جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس سارے عرصہ میں کبھی ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی لکھوا دینے کے بعد اور صحابہؓ کو سنا دینے کے بعد یہ فرمایا ہو کہ فلاں آیت کاٹ دو یا فلاں حصہ حذف کر دو یا فلاں آیت کی جگہ فلاں آیت لکھ دو- یا فلاں لفظ بدل دو- کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں ملتی جس میں یہ ذکر ہو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے قرآنی وحی کے الفاظ کے نکلنے کے بعد ان میں کسی قسم کی کمی بیشی یا تبدیلی کا ارشاد فرمایا ہو- حتیٰ کہ کوئی ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جس میں کوئی ایسا ذکر موجود ہو- اب اس ذکر سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اس حجم کی کتاب دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی لکھے بلکہ اس سے نصف حجم بھی تب بھی ناممکن ہے کہ وہ بغیر کانٹ چھانٹ کے اور الفاظ اور فقرات کو آگے پیچھے کئے بغیر لکھ سکے- بلکہ چند صفحات کا مضمون بھی لکھنا اس کے بغیر مشکل ہے-

اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ رات کو مضمون لکھ لیتے تھے اور صبح لکھوا دیتے تھے- لیکن اس وہم کا ازالہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امی ہونے نے کر دیا-

اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لکھواتے تھے وہ خداتعالیٰ کی وحی تھی کیونکہ کسی عالم سے عالم انسان کے لئے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ اتنی ضخیم کتاب میں جو الفاظ ایک دفعہ لکھ دے اس میں قیامت تک کوئی تبدیلی نہ ہو-

اس مضمون میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی ایسی روایت نہیں ملتی جس میں یہ ذکر ہو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی وحی میں کسی قسم کے ردوبدل کے لئے ارشاد فرمایا ہو- اس دلیل کو خود قرآن کریم میں بھی پیش کیا گیا ہے- ارشاد باری تعالیٰ ہے- تو کہہ دے مجھے یہ اختیار نہیں ہے کہ اس قرآنی وحی میں کسی قسم کی تبدیلی اپنی طرف سے کروں-

بعض ایسی روایات کا اس سے تعلق نہیں کہ کسی صحابی نے کہا کہ وہ کوئی آیت پہلے پڑھتے تھے اب وہ نہیں پڑھتے وغیرہ-

اس سلسلہ میں صرف یہ بات قابل غور ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ وحی قرآن کے الفاظ بیان فرما دینے کے بعد اس میں کبھی کسی قسم کی تبدیلی کا ارشاد نہیں فرمایا-

ایسی بات کسی ضعیف روایت میں بھی نہیں ہے- دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں اس کا مندرجہ بالا مضمون سے تعلق نہیں ہے-

---

بقیہ صفحہ 6

منہ میں سے بلبلے بنا بنا کر پھونک کے ذریعہ انہیں سطح آب کی طرف چھوڑتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ آپس میں چپک کر ایک بڑا سا گھونسلا بن جاتے ہیں- پھر مادہ جب پانی کے اندر انڈے دیتی ہے تو وہ نر ان انڈوں کو منہ میں لے کر پھونک کے ذریعہ اس گھونسلے میں پہنچا دیتا ہے اور وہ وہیں بچے بنتے ہیں- نر کے اس عمل سے انڈے خود بخود بارآور ہو جاتے ہیں- بعض مچھلیاں اپنے سر کے اوپر سے یا منہ کی ایک طرف سے لمبا سا کیڑا نما گوشت کا ٹکڑا اوپر کی طرف ابھارتی ہیں جو پانی میں لہراتا ہے- چھوٹی مچھلیاں اسے اپنی خوراک بنانے کے لئے قریب آتی ہیں تو خود اس مچھلی کی خوراک بن جاتی ہیں- شارک مچھلی تو خوفناک شکاری جانور ہے ہی جو اپنے خوفناک جبڑوں اور تیز دانتوں سے بڑے بڑے جانوروں اور انسان تک کا شکار کرتی ہے- لیکن ایسی مچھلیاں جن کے جسم پر سہ جانور (Porcupine) کی طرح کے لمبے لمبے تیز اور زہریلے Quills ہوتے ہیں اس ہتھیار کو بطور دفاع کے استعمال کرتی ہیں- ایک خاص مچھلی کا نر انڈوں کو اپنے منہ میں ہی رکھ کر سیتا ہے- ایک اور مچھلی انڈے دینے کے لئے پانی کی تہ میں پڑی ہوئی ریت اور کنکریوں میں اپنی دم کو زور زور سے ہلا کر چھوٹا سا گڑھا بناتی ہے- پھر نر اور مادہ پہلو بہ پہلو اس گڑھے کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں- مادہ اس گڑھے میں انڈے دیتی ہے تو بعد میں نر اس جگہ اپنے Sperms گراتا ہے- پھر مادہ اپنی دم کو زور زور سے ہلا کر ریت اور کنکریوں کو پانی کے ساتھ اوپر اٹھاتی ہے تو لہریں اس ریت وغیرہ کو اس گڑھے پر ڈال کر اسے بند کر دیتی ہیں- بعد ازاں انڈوں سے بچے نکل کر کنارے کا رخ کرتے ہیں- ایک اور مچھلی سمندر کے قریب دریا کے دہانے میں بچے نکالنے کے لئے دور سمندر کے اس علاقہ سے دریا کا رخ کرتی ہے جہاں اس نے جوانی تک کا زمانہ گزارا تھا- اور پانی کے بہاؤ کے خلاف تیرنے کی وجہ سے دریا کے اس مقام پر پہنچنے کے لئے جہاں وہ پیدا ہوئی تھی اسے تین سال کا عرصہ لگ جاتا ہے- لہروں سے لڑتی بھڑتی آخر وہ دریا میں اس جگہ پہنچتی ہے- بچے دیتی ہے اور مر جاتی ہے- بچے بڑے ہو کر سمندر کے اسی علاقہ کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے ماں باپ نے اپنی زندگی گزاری تھی- اب چونکہ وہ پانی کے بہاؤ کے رخ پر تیرتے ہیں اس لئے ایک سال میں وہاں پہنچ جاتے ہیں- بچے دینے کے لئے پھر یہ مچھلیاں واپس دریا کا رخ کرتی ہیں اور تین سال میں وہاں پہنچتی ہیں- اس طرح ان کا زندگی کا یہ کٹھن سائیکل نسل در نسل چلتا رہتا ہے-

ہیموفیلیا- عجیب و غریب بیماری

ہیموفیلیا ایک ایسی بیماری ہے جس میں مبتلا مریض کے جسم کے کسی بھی حصے سے کسی چوٹ لگنے یا نہ لگنے کی صورت میں بھی خون بہتا ہے- اور پھر اس حصے سے خون بند نہ ہونے کی شکایت ہوتی ہے- حالانکہ قدرت نے انسانی خون میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ چوٹ کی صورت میں خودبخود بند ہو جاتا ہے اور عام حالت میں کسی بھی صحت مند آدمی کے جسم سے کسی بیماری یا چوٹ لگے بغیر خون نہیں نکلتا- انسانی خون میں ایسے اجزاء کلاٹنگ فیکٹر (Clotting Factor) جن کی تعداد 13 ہے موجود ہیں- جن کا کام چوٹ لگنے کے بعد خون کو روکنا ہے اور جمانا ہے- ہیموفیلیا ان ہی 13 اجزاء میں سے کچھ اجزاء کی کمی سے ہوتا ہے- یہ بیماری چھوٹے بچوں میں پیدائشی ہوتی ہے اور ماں کی طرف سے منتقل ہوتی

مچھلیوں کی رنگ برنگی دنیا

ہر مچھلی کا رنگ سائز اور صلاحیتیں اس کے ماحول کے عین مطابق ہوتی ہیں

محترم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ نے اس کائنات میں اپنی وسیع وعریض تخلیق میں اتنے رنگ بکھیرے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ ہر قسم کی مخلوق اپنے تنوع میں دوسری مخلوق سے آگے بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ رنگ وروپ، شکل وشباہت، عادات واطوار، مختلف قوانین قدرت استعمال کرنے کی صلاحیتیں، ہر بات میں اتنا تنوع اور ہر صلاحیت کسی دوسری قسم کی صلاحیت کو ماند کرتی ہوئی۔ کیڑے مکوڑوں، تتلیوں اور پرندوں سے لے کر رینگنے والے جانوروں، معصوم چرندوں اور خوفناک شکاری درندوں تک اور پانی میں تیرنے والی خوردبینی مخلوق سے لے کر دیوہیکل جانوروں تک ہر طرف عجائبات قدرت پھیلے پڑے ہیں کوئی جانور اپنی عجیب وغریب خلقت کی وجہ سے کوئی اپنے حیرتناک رنگوں کے امتزاج کے اعتبار سے اور کوئی اپنی نرالی صلاحیتوں کے سبب سے ہمیں ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اتنے ان گنت مظاہر قدرت ہمیں خداتعالیٰ کی تخلیق کی عظمت کے مختلف انداز اور جلوے دکھانے کے لئے ہیں بلکہ ہر جانور کا رنگ سائز اور صلاحیتیں اس کے ماحول کے عین مطابق اور اس کی زندگی کے بقا کیلئے بہترین ہیں۔ کسی جانور کو اپنے دفاع اور خوراک کے حصول کے لئے برق رفتاری سے نوازا تو کوئی جانور انتہائی آہستہ آہستہ رینگنے کی وجہ سے یہ دونوں مقاصد پورے کرتا نظر آتا ہے۔ اپنے ماحول کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے قدرتی رنگ یا اپنے رنگ کو خود اس کے مطابق تبدیل کرنے کی صلاحیت حرکت نہ کرنا یا بہت آہستہ حرکت کرنا تاکہ دوسرے جانوروں کو اس کی موجودگی کا پتہ نہ چلے۔ گرگٹ، اژدھا اور بعض مچھلیاں ایک جگہ دم سادھے بیٹھی رہتی ہیں لیکن جونہی شکار ان کی پہنچ کے اندر آتا ہے آنکھ جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اسے دبوچ لیتی ہے۔ یہ مضمون صرف مچھلیوں کی دنیا کے عجائبات پر ایک نظر ڈالنے کے لئے ہے۔ اسی حساب سے دوسری قسم کی مخلوق کے عجائبات کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

شکل وشباہت

دنیا میں ہر قسم کی شکل جس کا آپ تصور کرسکتے ہیں۔ ہر قسم کے رنگوں کا حسین سے حسین تر امتزاج لئے ہوئے اور ہر قسم کے ماحول میں رہنے والی مچھلی موجود ہے۔ شاید تتلیوں کے اتنے انواع واقسام کے رنگ نہیں ہوں گے جس قدر مچھلیوں میں نظر آتے ہیں۔ پورے سائز کی جوان مچھلی دو تین انچ سے لے کر 60 فٹ تک ہوسکتی ہے۔ (بلیو وہیل اگرچہ 100 فٹ تک جا پہنچتی ہے لیکن وہ مچھلی نہیں ہے بلکہ آبی جانور ہے)۔ سانپ کی طرح لمبی اور سانپ کی طرح ہی لہرا کر تیرنے والی مچھلی۔ چکی کے پاٹ کی طرح گول شکل اور دونوں اطراف میں لمبے لمبے تیرنے والے پر۔ چمگادڑ کی طرح کے 22 فٹ چوڑے پر کھلے جبڑے اور لمبی دم۔ منہ کے آگے تیز تلوار اور کمر پر چوڑی جھالر، کسی کے منہ کے آگے کاٹ دینے والی آری لگی ہوئی۔ کوئی گول چکی کے پاٹ کی طرح دونوں طرف چوڑی جھالر لیے اور پیچھے چوڑی دم لئے کسی کی لمبائی سے زیادہ چوڑائی بناوٹ میں بالکل چپٹی اور سامنے چونچ۔ کسی کی اطراف میں لمبی جھالریں اور پیچھے چپو جیسی دم لئے۔ کسی نے فوجی وردی پہنی ہوئی۔ کسی کی گھوڑے جیسی شکل اور لمبی پیچدار دم۔ کسی کا منہ مگرمچھ سے مشابہ لیکن لمبائی اور پچھلے حصہ کی بناوٹ میں تلوار کی نیام سے ملتی ہوئی۔ کوئی بالکل چیتے کی رنگت لئے بڑا سا منہ کھولے ہوئے کسی کے آگے لمبی بطخ کی چونچ اور کمر پر چوڑی کلغی کسی کے اطراف سے لمبے لمبے پر اور پیچھے چپو جیسی دم کوئی ساری کی ساری سرخ رنگت کی۔ کوئی سبز، گہری نیلی یا کافی کے رنگ کی۔ کوئی دھاری دار لباس میں ملبوس اور چوڑی کمر پر سرخ جھالر ساتھ دو لٹکتے ہوئے لمبے ربن اور سر پر دو تاج کوئی پچھلے حصہ کی نسبت کئی گنا بڑا منہ کھولے ان گنت مڑے ہوئے دانت لئے ہوئے۔ کسی کا چوڑا لمبے نوکیلے دانتوں والا خوفناک منہ اور اوپر کی طرف بڑا سا کوہان۔ کوئی بڑے سے گول خنجر سے مشابہ۔ کسی کی ہاتھی جیسی لمبی اور نیچے کو مڑی ہوئی چوڑی چونچ۔ کوئی بالکل گائیڈڈ میزائل جیسی لمبی اور پیچھے کنارے پر چھوٹے گول پر۔ کوئی اپنے سائز سے بڑے چوڑے اور لمبے پروں کا غرارہ پہنے ہوئے اور کمر پر اسی رنگ کی پتلی جھالر لئے ہوئے۔ کوئی اوپر سے بالکل متوازی جسم لیکن نیچے ڈھول کی طرح کا کئی گنا بڑے سائز کا جسم لئے ہوئے۔ کوئی نیام سے آدھا باہر نکلا ہوا خنجر کوئی مگرمچھ سے کئی گناہ بڑے منہ۔ لمبے دانتوں، تیز کانٹوں اور لمبے سے اینٹینا سے مسلح۔ کسی کی کمر پر تیز آرے کے دندانے کوئی کنکورڈ ہوائی جہاز سے ہو بہو ملتی ہوئی۔ کوئی درخت سے گر کر پانی سے تیرتے ہوئے پتہ سے اتنی مشابہ کے سمندری کیڑے مکوڑے بھی اسے پہچان نہیں سکتے۔ اور اس کی خوراک بن جاتے ہیں۔ پھر تین ہزار فٹ سے نیچے گہرے اور تاریک علاقوں نیز تاریک غاروں کے اندر رہنے والی مچھلیوں میں بعض کی آنکھ برائے نام دیکھ سکتی ہیں۔ بعض کی آنکھوں کے نشان ہوتے ہیں مگر نظر بالکل نہیں آتا اور بعض کی آنکھیں ہوتی ہی نہیں ہیں۔ ایسی مچھلیاں پانی کے اندر ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی حرکت کو بھی فوراً محسوس کرلیتی ہیں۔ اس کے بالمقابل وہ مچھلی جو عام طور پر عین سطح آب کے متوازی تیرتی ہے اس کی چار آنکھیں ہوتی ہیں یا یوں کہیں کہ دونوں آنکھوں کے دو دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ پانی کے نیچے ڈوبا ہوا پانی کے اندر دیکھتا ہے اور دوسرا حصہ پانی کی سطح کے اوپر ابھرا ہوا باہر کا منظر دکھتا ہے۔ ایک اور مچھلی کی دو ہی آنکھیں ہوتی ہیں لیکن دونوں جسم کے ایک طرف میں لگی ہوتی ہیں۔ یہ مچھلی عام طور پر آنکھوں والے حصہ جسم کو اوپر کی طرف کر کے تہ میں لیٹتی ہے۔ الغرض جس قدر مختلف شکلیں اور رنگ آپ کے ذہن میں آسکتے ہیں وہ سب مچھلیوں کی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔

مختلف صلاحیتیں

جس طرح ہمارے پھیپھڑے ہوا سے آکسیجن حاصل کرتے ہیں۔ اور کاربن ڈائی اوکسائیڈ جسم سے باہر خارج کرتے ہیں۔ مچھلیوں میں یہی کام ان کے گلپھڑے کرتے ہیں اور وہ پانی سے آکسیجن حاصل کر کے پانی ہی میں کاربن ڈائی اوکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ مچھلیاں تیرنے کے لئے دھڑ اور دم اطرف میں لہرا لہرا کر تیرتی ہیں۔ جس طرف کو ان کی دم مڑتی ہے سر اس کے مخالف سمت میں مڑتا ہے۔ بعض مچھلیاں تازہ پانیوں میں زندگی گزارتی ہیں لیکن انڈے دینے کے لئے سمندر کا رخ کرتی ہیں اور بچے جوان ہو کر دریا، جھیل وغیرہ کے تازہ پانی کا رخ کرتے ہیں۔ لیکن بعض اور قسم کی مچھلیاں اس کے برعکس سمندر میں زندگی گزارتی ہیں لیکن انڈے دریاؤں، جھیلوں وغیرہ میں دیتی ہیں۔ ایک مچھلی ہے جو ہوا میں اڑ سکتی ہے۔ وہ دور تک اڑتی چلی جاتی ہے۔ اس کے برعکس ایک اور مچھلی جس کے اطراف کے پر اور دم بہت سخت ہوتی ہے وہ ان کی مدد سے پانی سے باہر آکر خشکی پر چل کر دوسرے پانی تک جا پہنچتی ہے۔ گلپھڑوں کے علاوہ اس مچھلی میں ایسا نظام بھی موجود ہے کہ یہ ہوا میں بھی سانس لے سکتی ہے۔

ایک اور مچھلی سمندر کی تہ میں رہتی ہے۔ اور وہاں کے ماحول، پتھروں اور پودوں کے رنگ کی مناسبت سے اپنا رنگ تبدیل کرتی رہتی ہے اور اس کو دیکھنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ نیچے تاریکی میں رہنے والی بعض مچھلیوں میں روشنی کے بلب لگے ہوتے ہیں جنہیں اپنی ضرورت کے مطابق وہ on اور off کرلیتی ہیں۔ ایسی مچھلیاں عام طور پر تین ہزار فٹ گہرائی جہاں مکمل تاریکی ہوتی ہے سے نچلی سطح یا تاریک غاروں کے اندر رہتی ہیں۔

ایک مچھلی کی قسم ایسی ہے کہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنے اندر اتنا زیادہ پانی بھر لیتی ہے کہ اپنے اصلی سائز سے کئی گنا بڑی دکھائی دیتی ہے۔ اتنی زیادہ کہ اس کی لمبائی والی شکل گول شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کے چاروں طرف تیز کانٹے لگے ہوئے ہیں۔ بعض مچھلیوں کے اردگرد سوئی کی نوک جیسے لمبے لمبے نیزے لگے ہوتے ہیں جن سے وہ کاری ضرب لگا سکتی ہے۔ بعض قسم کی چھوٹی مچھلیاں دو دو تین تین کی تعداد میں کسی بڑی شارک مچھلی پر سوار ہو جاتی ہیں۔ ان کے سر میں Vacuum پیدا کرنے کا نظام موجود ہے جس کی مدد سے یہ مچھلی کے اوپر چپک جاتی ہیں اور اس کے شکار کے بچے کھچے ٹکڑے بطور خوراک حاصل کرتی ہیں۔ یہ بڑی مچھلیاں ایسی مچھلیوں کی خود بھی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کیونکہ ان کے گلپھڑوں سے ذرات نکل جانے سے یہ گلپھڑے صاف ہوتے رہتے ہیں۔

شکار کرنے اور بچاؤ کے طریقے

Stone Fish کے جسم پر ایسے تیز نوکدار کانٹے لگے ہوتے ہیں کہ اس کے ڈنگ سے انسان منٹوں میں موت کی نیند سو جاتا ہے یعنی سانپ سے زیادہ زہریلا ان کا ڈنگ ہوتا ہے۔ بعض مچھلیوں کی دم میں ایسا ڈنگ ہوتا ہے۔ ایک اور مچھلی Electric EEL 500 وولٹ کی بجلی کے جھٹکے سے انسان اور گھوڑے جیسے بڑے جانور کو ہلاک کرسکتی ہے۔ ایک چھوٹے سائز کی مچھلی کے غول کے غول اکٹھے پانی میں تیرتے رہتے ہیں۔ جونہی کوئی انسان یا جانور اس پانی میں داخل ہوتا ہے ان کا پورا غول چیونٹیوں کی طرح اسے چمٹ جاتا ہے اور منٹوں بلکہ سیکنڈوں میں اس کے تمام گوشت کو اپنے نہایت تیز دانتوں سے ہڈیوں پر سے نوچ لیتا ہے۔ ایک مچھلی کے منہ میں ایک قسم کے ایسے قبضے سے لگے ہوتے ہیں کہ منہ کو بہت زیادہ کھول سکتی ہے اور پیٹ میں ایسی لچک ہے کہ وہ کئی گنا بڑا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ مچھلی اپنی جسامت سے دوگنا بڑے شکار کو سالم نگل لیتی ہے۔ اور وہ لمبے عرصہ تک آہستہ آہستہ ہضم ہوتا رہتا ہے۔ ایک اور مچھلی ائیرگن سے شکار کرتی ہے۔ وہ یوں کہ جب کسی کیٹرے مکوڑے کو پانی سے اوپر کسی ٹہنی وغیرہ پر بیٹھے دیکھتی ہے تو آٹومیٹک ائرگن کی طرح پانی کے قطرے منہ سے اس زور سے اس پر فائر کرتی ہے کہ وہ نیچے پانی میں آگرتا ہے اور پھر یہ اسے ہڑپ کرلیتی ہے۔ بعض مچھلیوں کا گوشت اتنا زہریلا ہوتا ہے کہ انسان اور جانور اسے کھا کر مر جاتے ہیں۔ ایک مچھلی ایسی ہے کہ نر اپنے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

رمضان المبارک کے ایام میں نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس میں نہیں رہا۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت فراہم کرنے میں مشکلات درپیش ہیں۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور دکھی لوگوں کو جسمانی راحت بہم پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں آندھی کی طرح صدقہ وخیرات کرتے اور صحابہ کو اس کی تلقین فرماتے۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد اعوان صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال کی دو بیٹیوں کے نکاح و رخصتانہ کی تقریب مورخہ 31 اکتوبر 2001ء دھرکنہ کے مقام پر عمل میں آئی۔ عزیزہ مکرمہ طاہرہ نصرت صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ڈاکٹر طاہر احمد طیب صاحب ابن مکرم صوفی محمد صدیق صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے اور عزیزہ مکرمہ شاہدہ نصرت صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم عارف احمد صاحب ابن مکرم صوفی محمد صدیق صاحب سعد اللہ پور بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مکرم مختار احمد صاحب مربی سلسلہ چکوال نے پڑھا۔ اس موقع پر اجتماعی دعا محترم مختار احمد صاحب مربی سلسلہ چکوال نے کرائی بعد ازاں اسی روز شام چار بجے رخصتی عمل میں آئی۔

مکرمہ طاہرہ نصرت صاحبہ اور مکرمہ شاہدہ نصرت صاحبہ، مکرم ملک احمد دین اعوان مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ، بوچھال کی پوتیاں ہیں

احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد شفیق صاحب آف شفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ دارالرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر شاہد محمود (Ph. D) یونیورسٹی آف Lund سویڈن (حال ریسرچ فیلو یونیورسٹی آف Aberdeen U.K) کا نکاح ہمراہ عزیزہ ساجدہ وسیم صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب مرحوم 27 جولائی 2001ء کو بیت الاحمدیہ سویڈن میں مکرم مولانا رشید احمد صاحب مربی انچارج سویڈن مشن و نیشنل امیر سویڈن نے 72 ہزار سویڈش کرون (S.K) حق مہر پر بعد از نماز جمعہ پڑھا۔ دعا عزیزم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے کرائی جو اس مقصد کے لئے مع فیملی جرمنی سے سویڈن تشریف لے گئے تھے۔ تقریب رخصتانہ Warendorf جرمنی میں 10-11-2001 کو منعقد ہوئی۔ برات فرینکفرٹ جرمنی سے عزیزم محمد الیاس منیر صاحب کی سربراہی میں Warendorf گئی تھی۔ 11 نومبر 2001ء کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب نے اختتام ولیمہ پر دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اسلم صاحب بابت ترکہ مکرم محمد احمد صاحب)

مکرم محمد اسلم صاحب ولد مکرم محمد شریف صاحب ساکن دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم محمد احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل 2 پلاٹ ہم چاروں بہن بھائیوں کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہیں:۔

(1) پلاٹ نمبر 10/4 دارالرحمت غربی ربوہ رقبہ دس مرلہ

(2) پلاٹ نمبر 15/5 دارالبرکات ربوہ رقبہ دس مرلہ 158 مربع فٹ

مکرم محمد احمد صاحب (وفات یافتہ) کی اہلیہ محترمہ اسماء بیگم صاحبہ اپنا حصہ وصول کر چکی ہیں۔ اب یہ دونوں پلاٹ درخواست کے مطابق ہم تینوں بہن بھائیوں کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔

(1) محترمہ صالحہ پروین صاحبہ (ہمشیرہ)

(2) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ)

(3) مکرم محمد اسلم صاحب (برادر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

"کفالت یکصد یتامیٰ"

پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے

ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ اور اس کے مطابق امانت کفالت یکصد یتامیٰ، خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک/ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق بنائے

"انا وكافل اليتيم كهاتين"

کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آمین۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ شریف احمد صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد حسین صاحب)

مکرم شیخ شریف احمد صاحب ولد مکرم شیخ محمد حسین صاحب (آف چنیوٹ) حال مقیم کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں والدہ بھی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر 14/6 دارالنصر شرقی ربوہ برقبہ 1 کنال 4 مرلہ 219 مربع فٹ اور قطعات نمبر 8/30-7 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ دس مرلے فی قطعہ محترم والد صاحب کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ یہ تینوں قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم شیخ شریف احمد صاحب (بیٹا)

(2) مکرم شیخ رشید احمد صاحب (بیٹا)

(3) مکرم حمید احمد شیخ صاحب (بیٹا)

(4) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)

(5) محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) مکرم عبدالرحمٰن صاحب (بیٹا)

(ii) مکرم عبدالمالک صاحب (بیٹا)

(iii) مکرم عبدالرشید صاحب (بیٹا)

(iv) مکرم ریٹائرڈ میجر عبدالماجد صاحب (بیٹا)

(v) محترمہ نصرت سلیم صاحبہ (بیٹی)

(vi) محترمہ شوکت نعیم صاحبہ (بیٹی)

(vii) محترمہ ثمینہ عصمت خان صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عشرہ وقف جدید

"احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک (وقف جدید) کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں"

(حضرت مصلح موعود)

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید 30 نومبر تا 9 دسمبر 2001ء منایا جا رہا ہے۔ امراء کرام صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگر پارکر" ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام کریں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

احباب جماعت کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے، اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

محترم مسعود احمد صاحب سوہاوی (پنشنر صدر انجمن احمدیہ) دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔ عزیزہ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم کریم اللہ مظہر صاحب جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز خاکسار بھی گزشتہ تین ماہ سے بعارضہ ہیپاٹائٹس سی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن جدید پریس ربوہ کے والد محترم رانا میاں امین صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ ایک عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم شیخ لئیق احمد صاحب ابن مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اوکاڑہ معدہ کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ: یکم دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 3 دسمبر- غروب آفتاب: 5-08
☆ منگل 4 دسمبر- طلوع فجر : 5-26
☆ منگل 4 دسمبر- طلوع آفتاب: 6-50

قندھار کے گرد فیصلہ کن جنگ طالبان کے آخری گڑھ اور ان کے ہیڈ کوارٹر قندھار پر قبضہ کے لئے فیصلہ کن جنگ شروع ہو گئی ہے اور طالبان نے اس کے دفاع کے لئے شہر کے گرد خندقیں کھود لیں ہیں۔

بون کانفرنس سے پشتون لیڈر کا واک آؤٹ طالبان کے بعد افغانستان میں وسیع البنیاد حکومتوں کے قیام کیلئے افغان دھڑوں میں ہونے والی کانفرنس کو اس وقت دھچکا لگا جب شمالی اتحاد کے سینئر اہلکار پشتون رہنما اور موجودہ گورنر ننگر ہار کانفرنس سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے۔

بش کا صدر مشرف کو فون امریکی صدر جارج ڈبلیو بش اور پاکستانی صدر جنرل مشرف نے ٹیلی فون پر افغانستان کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ صدر بش نے پاکستان سمیت اتحادی ممالک کی حمایت کا اعادہ کیا۔

پاکستان کو مذہبی دہشت گردی سے پاک کر دیں گے گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے مذہبی دہشت گردی کے خاتمہ کا چیلنج قبول کیا ہوا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان کی دھرتی کو مذہبی دہشت گردی سے پاک کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی مذہب دوسرے عقیدے کے لوگوں کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔

پاکستان افغانستان میں فوجی دستے نہیں بھیجے گا پاکستان کے وزیر خارجہ عبدالستار اور ان کے ایرانی ہم منصب نے اسلام آباد میں مشترکہ نیوز کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا کہ پاکستان افغانستان میں اپنے فوجی دستے نہیں بھیجے گا۔

شوگر ملوں کو چینی برآمد کرنے کی اجازت

وفاقی وزیر تجارت نے کہا ہے کہ چینی کی درآمدی ڈیوٹی پر دس فیصد اضافہ کر کے اس کی شرح بیس سے تیس فیصد کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شوگر ملوں کے تمام مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہیں جن میں درآمدی ڈیوٹی میں اضافے کے علاوہ قرضوں کا اجراء اور چینی کی سبسڈی کے بغیر برآمدی اجازت شامل ہے۔

سابق گورنر قندھار گل آغا ہلاک قندھار اور سپین بولاک کے درمیان واقع اہم قصبے تخت پل میں شدید لڑائی کے دوران طالبان نے قندھار کے سابق گورنر مخالف پشتون اتحاد اور ظاہر شاہ کے حامی کمانڈر گل آغا شیرانی کو ان کے نائب اور ساتھی کمانڈر سمیت ہلاک کر دیا۔

القاعدہ کے دہشت گرد پاکستان پہنچ گئے

امریکی خفیہ اداروں نے پینٹا گون کو ایک رپورٹ دی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ القاعدہ اور طالبان کے نمائندے سے خفیہ راستوں کے ذریعے پاکستان کے سرحدی علاقوں میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہاں پر پناہ حاصل کر لی ہے۔

کرپٹ سرکاری ملازمین کو معاف نہیں کروں گا گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت ضلعی حکومتوں کے نظام کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔ سرکاری محکموں میں کرپشن اور لوٹ مار کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

ٹیکسٹائل کوٹہ میں اضافہ اور ڈیوٹی کم وفاقی وزیر تجارت نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستانی ٹیکسٹائل مصنوعات کا کوٹہ بڑھانے، ڈیوٹی کم کرنے اور برآمدات بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ 6 دسمبر کو ٹریڈ پروموشن ایکٹ (ٹی پی اے) کے تحت وہاں کی ایڈمنسٹریشن بل کو کانگریس میں پیش کرے گی۔

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/8 روپے فی کلو خرید فرمائیں۔
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61